



دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA



Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

قادیان اور بعض افریقن ممالک میں جلسہ سالانہ کے آغاز پر احباب جماعت کو ایمان و یقین اور اخلاص و وفا میں ترقی کرنے کی نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 دسمبر 2022ء، بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یو کے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ فِیْكَ یَوْمَ الدِّیْنِ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ

نَسْتَعِیْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ لَا غَیْرَ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج سے قادیان اور بعض افریقن ممالک میں جلسہ سالانہ شروع ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ملک کے جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اتوار کو جلسے کے آخری دن قادیان کے جلسے سے خطاب ہو گا اس میں باقی سات آٹھ افریقن ممالک بھی شامل ہوں گے۔ کوشش ہوگی کہ ان سب ممالک کو ایم ٹی اے کے ذریعے براہ راست ملا دیا جائے۔ آج ان ممالک میں سب لوگ ایک جگہ جمع ہو کر خطبہ سن رہے ہوں گے اس لیے اس ماحول میں میں نے مناسب سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں وہ باتیں پیش کروں جن میں آپ کی بعثت اور جماعت کے مقصد کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور مختلف نصائح فرمائی ہیں۔ بہت سے نو مباحث اور نئی نسل کے احمدی ان جلسوں میں شامل ہوں گے لہذا یہ باتیں ان کو بھی جاننا ضروری ہیں تاکہ یہ ان دنوں میں اپنے ایمان و یقین اور اخلاص و وفا میں ترقی کرنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے آپ کی بعثت اور اپنی ذمہ داریوں کا ادراک حاصل کریں۔

قیام سلسلہ احمدیہ کی غرض کیا تھی اور کیوں اس زمانے میں اس کا قیام ضروری تھا؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان پُر آشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار کے لیے یہ مبارک ارادہ فرمایا کہ غیب سے اسلام کی نصرت کا انتظام فرمایا اور ایک سلسلہ کو قائم کیا۔ جو لوگ اسلام کا درد اپنے دلوں میں رکھتے ہیں وہ بتائیں کہ کیا کوئی زمانہ اس زمانے سے بڑھ کر گذرا ہے جو اس قدر سب و شتم اور توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی، کی گئی ہو۔ قرآن شریف کی ہتک ہوتی ہو۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ عزت اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھی جو اس قدر سب و شتم پر بھی وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا اور ان مخالفین اسلام کے منہ بند کر کے آپ کی

عظمت اور پاکیزگی کو دنیا میں پھیلاتا جبکہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ پس اس کے اظہار کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا۔ پس یہ ہماری ذمہ داری ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا اور اس سلسلے میں شامل ہوئے کہ جہاں اپنی حالتوں کو درست کریں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اور ان دنوں میں خاص طور پر درود کی طرف توجہ ہونی چاہیے۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجیں گے تو اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو قائم کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بعثت کی غرض کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائی دنیا کو دکھاؤں۔ یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے اور اس کی آیات و نشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ ان کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ان کی تعداد اس قدر ہو کہ روئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں آج جلسوں میں ہزاروں احمدیوں کی شمولیت بھی ان نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس سلسلے کی سچائی کی اس قدر صورتیں موجود ہیں کہ ان سب کو بیان کرنا بھی آسان نہیں۔ چونکہ اسلام کی سخت توہین کی گئی تھی اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اسی توہین کے لحاظ سے اس سلسلے کی عظمت کو دکھایا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر اسلام کے قلعے پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسلام کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کے لئے شکست دینے کے لئے اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔ پس یہ بات ہر احمدی کو اپنی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ مبارک وہ جو اس کو شناخت کرتا ہے۔ اب تھوڑا زمانہ ہے ابھی ثواب ملے گا، لیکن عنقریب وقت آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلے کی سچائی کو آفتاب سے بھی زیادہ روشن کر دکھائے گا وہ وقت ہو گا کہ ایمان ثواب کا موجب نہ ہو گا اور توبہ کا دروازہ بند ہونے کے مصداق ہو گا۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو آج مسیح موعود کو قبول کر رہے ہیں اور مخالفتوں کا سامنا کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے بن رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ صرف مان لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ ایک پاک تبدیلی پیدا ہو، توحید خالص پر قدم مارنے والے انسان بنیں۔ تب پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے

جاتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اُس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے اور دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے (العنکبوت: ۹۲) کے موافق اپنی راہ دکھا دیتا ہے۔ جب تک انسان پاک دل اور صدق سے تمام ناجائز راستوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالیٰ کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا اُس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اُس کو ملے۔ خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ اگر اُس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض سے پاک صاف ہے تو پھر اُس کے واسطے اپنی رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اُسے اپنے سائے میں لے کر خود اُس کی پرورش کا ذمہ لیتا ہے۔ اور اگر اُس کے دل کے کسی کونے میں بھی شرک اور بدعت کا کوئی حصہ بھی ہوتا ہے تو اُس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اُس کے منہ پر اُلٹا مارتا ہے۔

صحابہؓ کا جیسا نمونہ اپنانے اور اُن جیسا اخلاص و وفا پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اس کی تائید میں صد ہا نشان ظاہر کیے ہیں تو غرض یہ ہے کہ یہ جماعت صحابہ کی جماعت ہو اور پھر خیر القرن کا زمانہ آجاوے۔ جو لوگ اس سلسلے میں داخل ہوں چونکہ وہ الْاٰخِرِيْنَ مِنْهُمْ میں داخل ہوتے ہیں اس لیے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اُتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں۔

اسلام پر تین زمانے گزرے ہیں ایک قرونِ ثلاثہ، اس کے بعد فیج اعوج کا زمانہ جس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ وہ مجھ میں سے ہیں اور نہ میں اُن سے ہوں اور تیسرا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے جو حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ اور الْاٰخِرِيْنَ مِنْهُمْ لَكُمَا يَدْحَقُّوْا بِهَمْ (سورۃ الجمعہ: ۴) صاف ظاہر کرتا ہے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی ہے جو صحابہ کے مشرب کے خلاف ہے یعنی اُن کے عمل مختلف ہیں۔ اس ہزار سال کے درمیان اسلام بہت ہی مصائب کا شکار رہا۔ دین بگڑتا گیا اور چند کے سوا سب نے اسلام کو چھوڑ دیا اور بہت سے فرقے پیدا ہو گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ایک اور گروہ کثیر کو پیدا کرے جو صحابہ کا گروہ کہلائے مگر چونکہ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت یہی ہے کہ اس کے قائم کردہ سلسلے میں تدریجی ترقی ہو کرتی ہے اس لیے ہماری جماعت کی ترقی بھی تدریجی اور کھیتی کی طرح ہوگی اور وہ مطالب اور مقاصد اس بیج کی طرح ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے جو کہ ابھی بہت دُور ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اس کو پہنچانا چاہتا ہے۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتے جن کے قیام سے اللہ تعالیٰ کا منشا ہے۔ توحید کے اقرار، ذکرِ الہی اور اپنے بھائیوں

کے حق ادا کرنے میں ایک خاص رنگ ہو۔ پس یہ ہیں وہ مقاصد جن کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے اور تبھی جماعتی ترقیات بھی دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعودؑ قرآن کریم کو خاص توجہ اور سمجھ کر پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا ہے جو ان کی تعلیموں کو جو قصے کے رنگ میں تھیں علمی رنگ دے دیا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص ان قصوں اور کہانیوں سے نجات نہیں پاسکتا جب تک وہ قرآن شریف کو نہ پڑھے کیونکہ قرآن شریف کی ہی یہ شان ہے کہ وہ ایک فیصلہ کن کلام ہے۔ ہمارے مخالف صرف اسی لیے ہماری مخالفت میں تیز ہیں کہ ہم قرآن شریف کو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ سراسر نور، حکمت اور معرفت ہے ویسا ہی دکھانا چاہتے ہیں۔ قرآن شریف کو کثرت سے ایک فلسفہ سمجھ کر پڑھو۔ پس اس کے مطالب اور معانی اور تفسیر کی طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے۔

پس ہمارا کام یہ ہے کہ آپ کی نصائح پر عمل کریں۔ یہ ضروری چیز ہے۔ ورنہ بیعت کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے اب آئندہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپ کو تم نے کتنا صاف کیا ہے۔ ہر وقت استغفار کرتے رہیں۔ آج کل حضرت آدم علیہ السلام کی دعا بہت پڑھنی چاہیے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ یہ دعا اول ہی سے قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گزارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔ کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی۔ جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی تھی کہ رب کل شی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ یہ بھی دعا فرمایا کہ پڑھو۔ پس شیطان سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ پس دنیا کا ہر احمدی اس بات پر غور کرے کہ کیا ہم وہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں بنانا چاہتے ہیں۔ اگر نہیں تو ہمیں ہر وقت اس کے لیے کوشش اور دعا کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے آخر میں مکرم فضل احمد ڈوگر صاحب کارکن جامعہ احمدیہ یو کے، مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ ربوہ اور مکرم عیسیٰ جوزف صاحب معلم سلسلہ گیمبیا کی وفات پر ان کے ذکر خیر اور جماعتی خدمات کے تذکرہ فرماتے ہوئے نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُحَمَّدًا وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُوْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن
يُّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضِلِّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، عِبَادَ اللّٰهِ
رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِتْيَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ اذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَاذْعُوْهُ يُسْتَجِبْ لَكُمْ وَلِذِكْرِ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔